بچوں کی نظمیں

جگن ناتھ آزاد



قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی۔ 110025

پہلی اشاعت : 1976
پانچویں طباعت : 2010
تعداد : 1100
قیمت : -/8 روپے
سلسلۂ مطبوعات : 546

Bachchon ki Nazmein

by

Jagan Nath Azad

ISBN :978-81-7587-405-3

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی-110025 فون نمبر 49539000، فیکس 49539099

شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک-8، آر کے پورم، نئی دہلی-110066 فون نمبر 26109746

فیکس نمبر 26108159

ای میل urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ www.urducouncil.nic.in

طابع: ہائی ٹیک گرافکس، 167/8، سوناپر یا چمبرس، جولینا، نئی دہلی-110025

اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

پیارے بچو! علم حاصل کرنا وہ عمل ہے جس سے اچھے برے کی تمیز آ جاتی ہے۔ اس سے کردار بنتا ہے، شعور بیدار ہوتا ہے، ذہن کو وسعت ملتی ہے اور سوچ میں نکھار آ جاتا ہے۔ یہ سب وہ چیزیں ہیں جو زندگی میں کامیابیوں اور کامرانیوں کی ضامن ہیں۔

بچو! ہماری کتابوں کا مقصد تمھارے دل و دماغ کو روشن کرنا اور ان چھوٹی چھوٹی کتابوں سے تم تک نئے علوم کی روشنی پہنچانا ہے، نئی نئی سائنسی ایجادات، دنیا کی بزرگ شخصیات کا تعارف کرانا ہے۔ اس کے علاوہ وہ کچھ اچھی اچھی کہانیاں تم تک پہنچانا ہے جو دلچسپ بھی ہوں اور جن سے تم زندگی کی بصیرت بھی حاصل کر سکو۔

علم کی یہ روشنی تمھارے دلوں تک صرف تمھاری اپنی زبان میں یعنی تمھاری مادری زبان میں سب سے موثر ڈھنگ سے پہنچ سکتی ہے اس لیے یاد رکھو کہ اگر اپنی مادری زبان اردو کو زندہ رکھنا ہے تو زیادہ سے زیادہ اردو کتابیں خود بھی پڑھو اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھواؤ۔ اس طرح اردو زبان کو سنوارنے اور نکھارنے میں تم ہمارا ہاتھ بٹا سکو گے۔

قومی اردو کونسل نے یہ بیڑا اٹھایا ہے کہ اپنے پیارے بچوں کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے نئی نئی اور دیدہ زیب کتابیں شائع کرتی رہے جن کو پڑھ کر ہمارے پیارے بچوں کا مستقبل تابناک بنے اور وہ بزرگوں کی ذہنی کاوشوں سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔ ادب کسی بھی زبان کا ہو، اس کا مطالعہ زندگی کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ

ڈائرکٹر

نظموں کی فہرست

تماشے والا

آؤ بچو دو پیسے میں دُنیا بھر کی سَیر کرو

نظارے دکھلانے والا
جگ کی سَیر کرانے والا
ڈبّہ اپنے سر پہ اُٹھائے
گلی گلی میں جانے والا

آج تمھارے گھر کے باہر رنگ جمانے آیا
دو پیسے میں دنیا بھر کی سَیر کرانے آیا

•

آؤ بچو دو پیسے میں دُنیا بھر کی سَیر کرو

اس نے ڈِبّہ لاکر رکھا
تم نے ایک شیشے میں جھانکا
تصویروں پر تصویریں ہیں
بلّی ، کتّا ، مینا ، طوطا

کھیل تماشے والا اِک سنسار بسانے آیا
دو پیسے میں دنیا بھر کی سَیر کرانے آیا



آؤ بچو دو پیسے میں دُنیا بھر کی سیر کرو

کتنا اچھا رنگ جمایا
ایک ذرا سا پیچ گھُمایا
تم نے چاندنی چوک کو کھوکر
کلکتے کے شہر کو پایا

سر پہ اُٹھا کر کلکتے کا شہر دکھانے آیا
دو پیسے میں دنیا بھر کی سَیر کرانے آیا

•

آؤ بچو دو پیسے میں دُنیا بھر کی سَیر کرو

آگرے آؤ تاج کو دیکھو
کل کو دیکھو آج کو دیکھو
چاہو اگر تو یورپ جاکر
افرنگی کے راج کو دیکھو

تم کو سَیر سپاٹے کا شوقین بنانے آیا
دو پیسے میں دُنیا بھر کی سَیر کرانے آیا



آؤ بچو دو پیسے میں دنیا بھر کی سیر کرو

گاڑی لایا انجن لایا
پیرس لایا لندن لایا
گٹھڑی اپنے سر پہ اٹھائے
بارہ من کی دھوبن لایا

جتنے روتے بچے تھے اُن سب کو ہنسانے آیا
دو پیسے میں دُنیا بھر کی سیر کرانے آیا

کلکتہ میل

کلکتے سے میرے بھیا لائے ہیں اِک ریل
ریل بہت ہی اچھی ہے یہ اِس کو نہ سمجھو کھیل
چابی ہے اِس ریل کا کوئلہ چابی اس کا تیل
کلکتے سے آئی ہے یہ ہے کلکتہ میل



ننھا سا ہے انجن اس کا ننھا سا ہے گارڈ
ننھی سی ہے پٹڑی اس کی ننھا سا ہے یارڈ
اس پٹڑی پر چل نکلی ہے ننھی سی یہ ریل
ننھی سی یہ ریل ہے لیکن ہے کلکتہ میل



چھک چھک کرتی، بھک بھک کرتی شور مچاتی جائے
جس رستے سے بھی گذرے طوفان اُٹھاتی جائے
ندی پربت جنگل ٹیلے اس کے آگے کھیل
ننھی سی یہ ریل ہے لیکن ہے کلکتہ میل

گرمیاں آگئیں

ذرّے ذرّے پہ بجلی سی برسا گئیں
جس کو بھی چھو لیا اُس کو گرما گئیں
گرمیاں آگئیں
گرمیاں آگئیں



ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا موسم گیا
کالی کالی گھٹاؤں کا موسم گیا
گرمیاں آگئیں
گرمیاں آگئیں



دھوپ میں پاؤں مٹی پہ جو پڑ گیا
دھوپ میں کیا رکھا آگ پر رکھ دیا
گرمیاں آگئیں
گرمیاں آگئیں



دھوپ میں گھر سے باہر نہ جائے کوئی
جان کر لُو کا جھونکا نہ کھائے کوئی
گرمیاں آگئیں
گرمیاں آگئیں



میز بھی گرم ہے، کھاٹ بھی گرم ہے
فرش بھی گرم ہے، ٹاٹ بھی گرم ہے
گرمیاں آگئیں
گرمیاں آگئیں



چلتے چلتے جو پنکھا ذرا رُک گیا
جھٹ پسینے کا دریا سا بہنے لگا
گرمیاں آگئیں
گرمیاں آگئیں

گرم پانی ہے کوئی پیے کس طرح
اور نہ پانی پیے تو جیے کس طرح
گرمیاں آگئیں
گرمیاں آگئیں



لیجیے گھر میں باہر سے برف آگئی
سارے بچّوں میں پیدا ہوئی کھلبلی
گرمیاں آگئیں
گرمیاں آگئیں



برف والی کٹوری جو مُنہ سے لگی
سچ یہ ہے جان میں جان ہی آگئی
گرمیاں آگئیں
گرمیاں آگئیں

سُن لو ایک کہانی بچّو!

سُن لو ایک کہانی
بچّو!
سُن لو ایک کہانی



تین برس کی اِک بچّی ہے نام ہے جِس کا پُونم
لیکن سب بچوں نے اُس کا نام رکھا ہے رانی

سُن لو ایک کہانی بچو! سُن لو ایک کہانی



اُس کے سر کی ٹوپی لال ہے بوٹ ہیں اُس کے کالے
کوٹ ہے اُس کا رنگ برنگا کُرتا اُس کا دھانی

سُن لو ایک کہانی بچو! سُن لو ایک کہانی

بسکٹ کے دھوکے میں رانی کھا جاتی ہے روٹی
دُودھ کے دھوکے میں وہ اکثر پی جاتی ہے پانی

سُن لو ایک کہانی بچّو! سُن لو ایک کہانی



چھیڑتی ہے وہ ہر اِک شے کو جو بھی سامنے آئے
ریڈیو ہو یا ہیٹر ہو یا ہو وہ چینی دانی

سُن لو ایک کہانی بچّو! سُن لو ایک کہانی



ممّی اس کو ڈانٹ پلائے یا ڈیڈی دھمکائے
کہتی ہے کہنا مانوں گی کرتی ہے من مانی

سُن لو ایک کہانی بچّو! سُن لو ایک کہانی



تب تک سوتی ہی نہیں ہرگز دیر ہو چاہے کتنی
یہ ہر رات کو سُن نہیں لیتی جب تک ایک کہانی

سُن لو ایک کہانی بچّو! سُن لو ایک کہانی

"چوہے اور بلی کی لڑائی" "سوداگر اور بندر"
ننھے منّے قصّے اُس کو سب ہیں یاد زبانی

سُن لو ایک کہانی بچّو! سُن لو ایک کہانی



اِک دِن جھُولا جھُول رہی تھی اپنے گھر کے باہر
ٹوٹ گئی جھُولے کی رسّی نیچے گر گئی رانی

سُن لو ایک کہانی بچّو! سُن لو ایک کہانی



گرتے ہی وہ زور سے روئی، چیخی اور چلّائی
لت پت ہو گئی، نیچے تھی کچھ کیچڑ اور کچھ پانی

سُن لو ایک کہانی بچّو! سُن لو ایک کہانی



روتی روتی گھر میں آئی، سب نے ہنسی اُڑائی
کیچڑ میں سب ڈُوب چکا تھا اُس کا کُرتا دھانی

سُن لو ایک کہانی بچّو! سُن لو ایک کہانی

پہلے تو بے چاری سمجھی، ہمدردی کچھ ہوگی
سب کا ہنسنا بُرا لگا تو زور سے روئی رانی

سُن لو ایک کہانی بچّو! سُن لو ایک کہانی



تھوڑی دیر میں سُوکھ گئے سب اُس کے گیلے کپڑے
کپڑے جب سُوکھے تو بھاگی پھر جھولے کو رانی

سُن لو ایک کہانی بچّو! سُن لو ایک کہانی



اب کے بچّو! غور سے تم جھولے کو دیکھتے رہنا
پھر نہ کہیں جھولے سے کیچڑ میں گر جائے رانی
اور سُنائی ہے جو ہم نے تم کو ایک کہانی
پھر یہ ہم کو ساری کی ساری نہ پڑے دُہرانی

سُن لو ایک کہانی
بچّو!
سُن لو ایک کہانی

ہم بادل کہلاتے ہیں

زور کی گرمی جب پڑتی ہے ہم بارش لے آتے ہیں
ہند مہاساگر سے اُٹھ کر بھارت پہ چھا جاتے ہیں
تیز چلا کر اپنے پنکھے گرمی دور بھگاتے ہیں
ساری رُت بدلاتے ہیں
ٹھنڈی ٹھنڈی مست ہوائیں دامن میں بھر لاتے ہیں
ہم بادل کہلاتے ہیں

بادل بننے سے پہلے ہم پانی ہی کہلاتے ہیں
جب ہم پر پڑتی ہیں کرنیں ہم بادل بن جاتے ہیں
بادل بن کر جب اُڑتے ہیں پربت سے ٹکراتے ہیں
ہم بارش لے آتے ہیں
ٹھنڈی ٹھنڈی مست ہوائیں دامن میں بھر لاتے ہیں
ہم بادل کہلاتے ہیں



جب ہم آکر ہندُستان کی دھرتی پر چھا جاتے ہیں
اپنے اپنے کھیتوں میں ہل والے ہل لے آتے ہیں
ہل وہ چلاتے ہیں جب اپنا ہم پانی برساتے ہیں
مل کر ناج اُگاتے ہیں
ٹھنڈی ٹھنڈی مست ہوائیں دامن میں بھر لاتے ہیں
ہم بادل کہلاتے ہیں

کسانوں کا گیت

قدم اپنا آگے بڑھاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے
زمینوں پہ جب ہل چلاتے چلیں گے
تو مٹی سے سونا اگاتے چلیں گے

نشاں بھوک کا ہم مٹاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے

کہیں چاولوں سے سجائیں گے دُنیا
کہیں باجرے سے بسائیں گے دُنیا
چنے کی کہیں ہم بنائیں گے دُنیا
جو ہے کال اس کی مٹائیں گے دُنیا

نِشاں بُھوک کا ہم مٹاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے

نہیں کام کرنے سے ہم تھکنے والے
جہاں جانتا ہے کہ ہم ہیں جیالے
اندھیرے کی دُنیا میں ہم ہیں اُجالے
کہ ہیں ہم بڑی سخت محنت کے پالے

نِشاں بُھوک کا ہم مٹاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے

جادو والا

میں ہوں جادو والا
بچّو!
میں ہوں جادو والا
بھوندو میرا نام ہے بچّو! بھوندو میرا نام
جادو میرا کام ہے بچّو! جادو میرا کام
کھیل جو میرا دیکھنا چاہے لے آئے وہ دام
بچّو! لے آئے وہ دام
گندا میرا نام ہے لیکن اچھّا میرا کام
بچّو! میں ہوں جادو والا



میں ہوں جادو والا
بچّو!
میں ہوں جادو والا
لوہے کو جب ہاتھ میں بھینچوں اس سے نکلے تیل
گھوڑا گاڑی سامنے آئے اس کو بنادوں ریل
ریل جو چلتی دیکھنا چاہے لے آئے وہ دام
بچّو! لے آئے وہ دام
گندا میرا نام ہے لیکن اچھا میرا کام
بچّو! میں ہوں جادو والا



میں ہوں جادو والا
بچّو!
میں ہوں جادو والا
آگ لگا کر جل میں دِکھادوں جل اگنی کا میل
بچوں نے کب دیکھا ہوگا اتنا اچھا کھیل
جل اگنی کا کھیل جو دیکھے لے آئے وہ دام
بچّو! لے آئے وہ دام
گندا میرا نام ہے لیکن اچھا میرا کام
بچّو! میں ہوں جادو والا



میں ہوں جادو والا
بچّو!
میں ہوں جادو والا
خالد دَوڑو، حامِد دَوڑو، دَوڑو رامو شامو
رسّی مَیں آکاش سے باندھوں دیکھو میرا جادو
جو ہو جادو کا متوالا لے آئے وہ دام
بچّو! لے آئے وہ دام
گندا میرا نام ہے لیکن اچھا میرا کام
بچّو! میں ہوں جادو والا



میں ہوں جادو والا
بچّو!
میں ہوں جادو والا
کیلے سے میں سیب نکالوں سیب سے نکلے آم
ننّھے مُنّو! دیکھو کتنا اچھا ہے یہ کام
کام جو میرا دیکھنا چاہے لے آئے وہ دام
بچّو! لے آئے وہ دام
گندا میرا نام ہے لیکن اچھا میرا کام
بچّو! میں ہوں جادو والا



ایک نصیحت

شیخ سعدیؒ کے چند اشعار کا ترجمہ

میں نے اِک دِن یہ واقعہ دیکھا　　ایک ناداں گدھے کو پکڑے تھا
ڈنڈے اس پر چلائے جاتا تھا　　سبق اس کو پڑھائے جاتا تھا
اِک خردمند جا رہا تھا وہیں　　اُس نے جاہل سے یہ کہا کہ کہیں
لکھنا پڑھنا گدھے بھی سیکھتے ہیں　　کام ایسا گدھے بھی سیکھتے ہیں
نہ سِکھا تو گدھے کو گویائی
بلکہ خود اُس سے سیکھ خاموشی

پہیلیاں

— ۱ —

کون سی چیز ہے بتاؤ ذرا
ہڈیوں پر اُگے ہوں جس کے بال
بال لیکن نظر نہیں آتے
کیونکہ اُن پر چڑھی ہوئی ہے کھال

— ۲ —

خُوبصورت ہری بھری اِک چیز
موتیوں سے جڑی ہوئی دیکھی
باغ میں اِک دوشالہ اوڑھے ہوئے
ہم نے اکثر کھڑی ہوئی دیکھی

جواب : (۱) آم ۔ (۲) بُھٹہ

وقت کی پابندی

—— قطعہ ——

نہیں کرتے جو ضائع وقت اپنا
وہی انسان ہیں خورسند بچّو!
اگر تم بھی ترقی چاہتے ہو
بنو تم وقت کے پابند بچّو!

چاندنی اُتری پھلواری میں

باغ پہ کِس نے جادو پھیرا پھولوں کو نیند آئی
ڈال ڈال پہ پات پات پہ مستی سی لہرائی
چاندنی اُتری پھلواری میں
پھلواری مُسکائی



پھول پھول پر کلی کلی پر بھونرا آ کر گھومے
جانے اُس کے من میں کیا ہے کلیوں کا مُنہ چومے
چاندنی اُتری پھلواری میں
پھلواری مُسکائی

اپنی دُھن میں گاتی مکھی　　رس لینے کو آئی
پھلواری کے نام نہ جانے　　کیا سندیسہ لائی
چاندنی اُتری پھلواری میں
پھلواری مُسکائی



رات کی رانی دُور کہیں سے　　اپنا راگ سُنائے
گھولتی جائے کانوں میں رس　　من میں بیٹھتی جائے
چاندنی اُتری پھلواری میں
پھلواری مُسکائی



بھولے من! آخر یہ نظارہ　　کیوں تجھ کو تڑپائے
بھید کی باتیں پوچھنے والے　　کون تجھے سمجھائے
چاندنی اُتری پھلواری میں
پھلواری مُسکائی

عید

ہر گھر میں عید آئی — خوشیاں ہزار لائی
گویا ہر اِک بشر نے — دِل کی مُراد پائی

پیغام پھر خوشی کا — آیا ہے آسماں سے
جس سے ہوا ہے غائب — ہر رنج و غم جہاں سے

گاتا ہے اِک زمانہ — پھر راحتوں کے گانے
دُنیا میں چار جانب — بجتے ہیں شادیانے

چھوٹے بڑے خوشی سے — پھولے نہیں سماتے
بڑھ بڑھ کے مِل رہے ہیں — سب ایک دوسرے سے

بچو! تمھیں مُبارک — یہ پُر بہار عیدیں
تم کو خُدا دکھائے — ایسی ہزار عیدیں

ہر گھر میں عید آئی — عیش اور نشاط لائی
یعنی ہر اِک بشر نے
دِل کی مُراد پائی

دسہرہ

بزمِ وطن میں آیا دسہرہ
رنگینیاں ساتھ لایا دسہرہ

گونجے فضا میں دِلکش ترانے
گاتی ہے دُنیا راحت کے گانے

تازہ ہوئی ہے پھر رام کی یاد
اہلِ وطن کے دل ہوگئے شاد

رام اَور لچھمن آئے ہیں دونوں
لنکا پہ آفت لائے ہیں دونوں

اِک سمت راون چالاک و مکّار
اِک سمت ہے رام حق کا طرف دار

دونوں ہیں باہم وہ ہوگئی جنگ
حیراں زمیں ہے اور آسماں دنگ

چاروں طرف سے　　وُہ آگ برسی
امن و اماں کو　　ہر آنکھ ترسی

لڑتا تھا راون　　اپنے جُنوں میں
لوٹا وُہ آخر　　خاک اَور خوں میں

عقبیٰ کو آخر　　راون سِدھارا
چمکا وطن کی　　قِسمت کا تارا

رام اَور لچھمن　　دونوں برادر
لَوٹے وطن کو　　سیتا کو لے کر

ویران ایودھیا　　آباد ہے آج
بیکس رعایا　　دِلشاد ہے آج

گونجے فضا میں　　دِلکش ترانے
دُنیا نے گائے　　راحت کے گانے

بزمِ وطن میں　　آیا دسہرہ
رنگینیاں ساتھ
لایا دسہرہ

دیوالی

(ایک غنائی فیچر)

کورس:- دیس ہمارا، جان سے پیارا، تہواروں کا دیس
تہواروں کا دیس
عید، بساکھی، جنم اشٹمی، کرسمس اور دِوالی
ہر بات اس کی متوالی
سُندر سُندر پیارے پیارے نظاروں کا دیس
تہواروں کا دیس
عید، بساکھی، جنم اشٹمی، کرسمس اور دِوالی
عید، بساکھی، جنم اشٹمی، کرسمس اور دِوالی

کورس (مختلف آوازیں ملیں)

یوں تو ہر تہوار کی اپنی بات ہے اپنی شان
یوں تو اپنا ہر تہوار ہے سُندر اور مہان
دو تہوار مگر ہیں اپنے نورانی تہوار

اِک معراجِ نبی ہے ان میں اور ہے اک دیوالی
یہ تہوار ہیں دیس کے باغ میں نور کی جیسے ڈالی
نور کی جیسے ڈالی
اِک معراجِ نبی ہے ان میں اور ہے اِک دیوالی

ایک مُختلِف آواز ممکن ھو تو اُستانی کی آواز

یہ بھی کچھ معلوم ہے بچّو! یہ تہوار ہے کیسا
سونا ہے یا چاندی ہے یہ دھیلا ہے یا پیسا
جِس کو کہتے ہیں دیوالی
کیوں اِس کی سج دھج ہے نِرالی
دیس کے باغوں میں کیوں اس سے
جُھوم اُٹھتی ہے ڈالی ڈالی
اپنے سُوکھے ارمانوں پر
چھا جاتی ہے کیوں ہریالی
کیوں اس کی سج دھج ہے نرالی
یہ بھی کچھ معلوم ہے بچّو! یہ تہوار ہے کیسا
سونا ہے یا چاندی ہے یہ دھیلا ہے یا پیسا

ایک بچّہ کی آواز — جی ہاں، مجھ کو سب معلوم ہے
میری امّی یہ کہتی ہیں
جس کو کہتے ہیں دیوالی
وِکرم سال کا پہلا دن ہے

دوسرے بچّے کی آواز — میں نے بھی یہ بات پڑھی ہے
وکرما دت نے آج کے دن ہی
پہنا تھا سونے کا تاج
آج کے دن ہی پھیل گیا تھا
دُور دُور تک اُس کا راج

تیسرے بچّے کی آواز — لیکن بھائی نے تو مجھ کو اور ہی بات بتائی ہے
وہ جو کچھ کہتے ہیں یہ ہے :
وشنو جی نے آج کے دن ہی بالی سے چھینا تھا راج
اُس کا تخت اور اُس کا تاج

اُستانی کی آواز — ہاں، یہ سب باتیں دیوالی کے بارے میں ہیں مشہور
اور بھی کتنی ہی باتیں ہیں اس تہوار کے بارے میں
اور کسی کو کچھ معلوم ہے ؟
ایک بچّہ کی آواز — میں نے ایک جگہ یہ پڑھا ہے :

وشنو جی نے آج کے دِن
نارکھ سورا کو مارا تھا
ایک بدی کے پیکر کو
موت کے گھاٹ اُتارا تھا

اُستانی کی آواز: پیارے بچّو!
جتنی باتیں تم نے کہی ہیں
یہ سب باتیں مِلتی ہیں
دیوالی کے بارے میں
لیکن اتنا جان لو بچّو!
جگمگ جگمگ جگمگ کرتا دیوالی کا یہ تہوار
بات یہی سمجھاتا ہے
چاہے دنیا میں کچھ بھی ہو اِک دِن ایسا آتا ہے
جھوٹ فنا ہو جاتا ہے اور سچ باقی رہ جاتا ہے
تم کو یہ معلوم ہے بچّو!
آج کے دن ہی — رام چندر جی
لنکا سے گھر کو آئے تھے
سیتا جو تھیں قید میں راون کی اُن کو واپس لائے تھے

ایک بچّے کی آواز: لنکا کے راجہ راون کو
سیتا کو جو لے بھاگا تھا
اس کو مار کے رام آگئے تھے

استانی کی آواز — اچھا بچو! اِس تہوار میں تم کیا کیا کچھ چاہو گے؟

بچہ کی آواز — آتش بازی، آتش بازی چھوڑیں گے
لال گلال انار، ہوائی اور پٹاخے
پھلجڑیاں اور تڑ تڑ تڑیاں

دوسرے بچے کی آواز — کھیل بتاشے اور مٹھائی کھائیں گے

تیسرے بچے کی آواز — کپڑے نئے سلائیں گے

ایک آواز — یوں تو اس تہوار میں ہے اِک فرحت بھی اِک ذہنیت بھی
لیکن اس سے وابستہ ہے ایک جوئے کی لعنت بھی

دوسری آواز — اِس لعنت کا ہے انجام فقط بربادی اور ناشادی
اِس لعنت کے بارے میں کہتا ہے نظیر اکبرآبادی

تیسری آواز، نظیر اکبرآبادی کے اشعار:-

شگن کی بازی لگی پہلے یار گنڈے کی
پھر اس سے بڑھ کے لگی تین چار گنڈے کی
پھری جو ایسی طرح بار بار گنڈے کی
تو آگے لگنے لگی پھر ہزار گنڈے کی
ـــ کمال نرخ لگا پھر تو آدِوالی میں ـــ
کسی نے گھر کی حویلی گرو رکھا ہاری
جو کچھ تھی جنس میسر بنا بنا ہاری

کسی نے چیز کسی کی چُرا چھپا ہاری
کسی نے گٹھڑی پڑوسن کی اپنی لا ہاری
— یہ ہار جیت کا چرچا پڑا دِوالی میں —

ایک آواز
یہ ہے کالا رُخ تصویر کا دوسرا رخ نورانی ہے
دوسرے رُخ کے فیض سے دیس کے چہرے پر تابانی ہے

کورس
جگمگ جگمگ چھم چھم چھم چھم، دیوالی کے دیپ جلے
اُتر دکھن، پورب پچھم، دیوالی کے دیپ جلے

بن سے واپس رام آئے ہیں، دیوالی کے دیپ جلے
سیتا جی کو بھی لائے ہیں، دیوالی کے دیپ جلے
نُورِ خوشی کا لہرایا ہے، دیوالی کے دیپ جلے
جھوٹ پہ سچ غالب آیا ہے، دیوالی کے دیپ جلے
جگمگ جگمگ، چھم چھم چھم چھم، دیوالی کے دیپ جلے
اُتر دکھن، پورب پچھم، دیوالی کے دیپ جلے

———— o ————

(ریڈیو کشمیر سری نگر
کے شکریے کے ساتھ)

چمکا ایک ستارا

بھارت ورش میں چاروں جانب
چھایا جب اندھیارا
اِس اندھیارے کے سینے میں
چمکا ایک ستارا

بھارت ورش کے اس تارے کو
کہتے ہیں سب گاندھی
اِس بگڑے سنسار میں لایا
پریم کی چلتی آندھی

پہلے اپنے دیس میں چمکا
پھر افریقہ پہنچا
وہاں بھی جا کر اندھیارے سے
وہ تارا ٹکرایا

افریقہ سے واپس آکر
دیش میں جوت جگائی
جھوٹ پہ سچ غالب آتا ہے
بات یہی سمجھائی

چمپارن کی جنتا جاگی
جھوٹ سے سچ ٹکرایا
سچ میں ایک بڑی طاقت ہے
سب نے راز یہ پایا

سات سمندر پار بھی پہنچا — سچ کا یہ متوالا
انگریزوں سے ٹکر لینے — ایک لنگوٹی والا

دیس کی آزادی کی خاطر — جیل میں عمر گذاری
ہنستے ہنستے جھیل گیا یہ — جو مشکل تھی بھاری

انگریزوں کے فوج رسالے — اس کے دشمن سارے
جیت گیا آخر یہ سادھو — فوج رسالے ہارے

برسوں کی کوشش سے آخر — آزادی کو پایا
دیش کی نیّا طوفانوں سے — پار کرا کے لایا

آزادی کے بعد بھی اُس کا — کام بہت تھا بھاری
سچ اور جھوٹ کی جنگ ابھی تھی — اپنے دیس میں جاری

جنگ بڑھی جب تو سینے پر — اس نے گولی کھائی
سچ کی خاطر اُس سچے نے — اپنی جان گنوائی

اپنی جان گنوا کر اُس نے — سچ کی جوت جلائی
سچ ہی باقی رہ جاتا ہے — بات یہی سمجھائی

جھوٹ فریب اور نفرت چھوڑو
پیار سے رہنا سیکھو
چاہے کتنی مشکل آئے
تم سچ کہنا سیکھو

ظُلم اور اتیاچار بُرا ہے
ان چیزوں کو چھوڑو
اَے سنسار کے رہنے والو
تم ان سے مُنہ موڑو

ظلم اور اتیاچار ہے ہنسا
ہنسا چیز بُری ہے
پیار محبت پھول کی ڈالی
ہنسا ایک چُھری ہے

غُصّہ نفرت کرودھ کپٹ سے
اپنا رِشتہ توڑو
پیار سے اور محبت سے تم
اپنا رِشتہ جوڑو

چھوڑ کے ہنسا دُنیا والو
سیکھو ایک اہنسا
پریم کی دُنیا میں ہے اِسی کا
سب سے اونچا جھنڈا

بھارت ورش میں چاروں جانب
چھایا جب اندھیارا
اس اندھیارے کے سینے میں
چمکا ایک ستارا

بھارت ورش کے اس تارے کو
کہتے ہیں سب گاندھی
اس بگڑے سنسار میں لایا
پریم کی چلتی آندھی

دیس ہُوا آزاد

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء

دیس ہوا آزاد ہمارا دیس ہوا آزاد
دل کا سہارا آنکھ کا تارا دیس ہوا آزاد
سُندر سُندر پیارا پیارا دیس ہوا آزاد
گونج اُٹھا ہر سمت یہ نعرہ دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد ہمارا دیس ہوا آزاد

لُٹ نہ سکے گا آج سے اپنا سونا اور اناج
آج سے اپنے ہاتھ میں آئے اپنے رسم رواج
آج سے اپنے ہاتھوں میں ہے اپنے دیس کا راج
آج سے سارے جگ کا سہارا دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد ہمارا دیس ہوا آزاد

ہندستان کی اُجڑی نگری آج ہوئی آباد
صدیوں کی زنجیریں ٹوٹیں دیس ہوا آزاد
ہندستان کو دیتا ہے سنسار مُبارکباد
دُنیا بھر کی آنکھ کا تارا دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد ہمارا دیس ہوا آزاد

دنیا والو! آؤ دیکھو گاندھی جی کا کام
جس کے دم سے آج ہے اونچا سارے دیس کا نام
اپنے بل سے جس نے توڑا اسامراج کا دام
آج اس گاندھی جی کا پیارا دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد ہمارا دیس ہوا آزاد

ہندستان کی نیا اُتری طوفانوں کے پار
اپنے من میں کتنے خوش ہیں اس کے کھیون ہار
راجن بابو، نہرو جی، مولانا اور سردار
ڈھونڈ لیا نیا نے کنارا دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد ہمارا دیس ہوا آزاد

آج کے دن سے ٹوٹ گئی ہے لوہے کی زنجیر
آج کے دن سے اپنی ہے اِس دیس کی ہر تصویر
اپنی ہے میسور کی دنیا اپنا ہے کشمیر
گونج اٹھا ہر سمت یہ نعرہ دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد ہمارا دیس ہوا آزاد

آج سے ہر پھلواری اپنی، اپنا ہے ہر پھول
ہم کو ہے تاروں سے بڑھکر اپنے دیس کی دھول
جبتک ہم تھے اور کے بس میں اپنی ہی تھی بھول
آخر پیارا دل کا سہارا دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد ہمارا دیس ہوا آزاد

پربت بھی آزاد ہیں اپنے دریا بھی آزاد
جنگل بھی آزاد ہیں اپنے صحرا بھی آزاد
بوڑھا بھی آزاد ہے اب سے بچہ بھی آزاد
اتر سے دکھن تک سارا دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد
دیس ہوا آزاد ہمارا دیس ہوا آزاد

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی چند مطبوعات

نوٹ: طلبہ و اساتذہ کے لیے خصوصی رعایت۔ تاجران کتب کو حسب ضوابط کمیشن دیا جائے گا۔

قصہ شیر کا

مصنف : اسرار احمد خان درانی

صفحات : 212

قیمت : -/51 روپے

حرف حرف نظم

مصنف : وقار خلیل

صفحات : 35

قیمت : -/11 روپے

فسانۂ عجائب

مصنف : رجب علی بیگ سرور

صفحات : 79

قیمت : -/19 روپے

ننھے منے گیت

مصنف : کیدار ناتھ کول

صفحات : 64

قیمت : -/12 روپے

ربن

مصنف : سوکمار شنکر

مترجم : کے پی رائے زادہ

صفحات : 16

قیمت : -/15 روپے

بوسکی کی ٹیمیں

مصنف : گلزار

صفحات : 32

قیمت : -/30 روپے

ISBN: 978-81-7587-405-3



कौमी काउन्सिल बराए फरोग़-ए-उर्दू ज़बान

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

National Council for Promotion of Urdu Language

Farogh-e-Urdu Bhawan, FC-33/9, Institutional Area,
Jasola, New Delhi-110025